بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زندہ کیا ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اللہ پاک نے حضرت عیسی عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، جبکہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود سراپا معجزہ ہیں، تو کیا آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی مُردوں کو زندہ فرمایا؟ سائل : (سلمان، فیصل آباد)

جواب

چند روایات موجود ہیں جن سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُردوں کو زندہ فرمایا۔ اس حوالے سے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں :

(1) نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے والدین کریمین کو زندہ کر کے انہیں اپنی امت میں داخل فرمایا، چنانچہ علامہ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ سہیلی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات : 581ھ) لکھتے ہیں :

”عن عائشة رضي الله عنها اخبرت ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم سال ربه ان يحيي ابويه فاحياهماله و آمنابه ثم اماتهما“

ترجمہ : حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، انہوں نے خبر دی کہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ربِ کریم سے دعا کی کہ وہ ان کے والدین کو زندہ فرمائے، تو اللہ پاک نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر آپ کے والدین کو زندہ فرمایا، وہ آپ پر ایمان لائے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی۔ (الروض الانف، جلد2، صفحہ 187، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حدیثِ ابوین "یعنی نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے والدین کریمین کو زندہ فرمایا" ثابت ہے، اس سے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : ”اکابر ائمہ کرام اعاظم محدثین اعلام مثل، امام ابن عساکر، وامام ابن شاہین، وابو بکر خطیب بغدادی، وامام سہیلی، وامام محب الدین طبری، وعلامہ ناصر الدین ابن المنیر، وعلامہ ابن سید الناس، وحافظ ابن ناصر، وخاتم الحفاظ، وعلامہ زرقانی وغیرہم نے حدیثِ احیاءِ ابوین کریمین کو باوصف تسلیم ضعف دربارہ فضائل ایسا معمول و مقبول مانا کہ اسے احادیث سے کہ بظاہر مخالف تھیں متاخر ٹھہرا کر اُن کا ناسخ جانا، تو خود اس باب میں حدیث صحیح کی حاجت درکنار اُس کے مقابل کی صحاح اُس سے منسوخ ٹھہرائیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد05، صفحہ596-595، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

(2) ایک شخص کے عرض کرنے پر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی بیٹی کی قبر پر تشریف لے گئے اور اُسے زندہ فرمایا، چنانچہ

علامہ ابو الفضل قاضی عیاض بن موسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات : 544ھ) اپنی کتاب "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" میں، شارح بخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 923ھ) "المواہب اللدنیہ" میں، علامہ ابن حجر ہیتمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 972ھ) "اشرف الوسائل الی فہم الشمائل" میں اور علامہ علی بن ابراہیم بن احمد حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1044ھ) "السیرۃ الحلبیہ" میں لکھتے ہیں،

واللفظ للقسطلانی: "روی البیهقی فی الدلائل: انه صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم دعا رجلا الی الاسلام فقال: لا اؤمن بك حتی تحیی لی ابنتی فقال صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم: ارنی قبرها فاراه إیاه فقال صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم: یا فلانة، فقالت: لبیك وسعدیك، فقال صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم: اتحبین ان ترجعی الی الدنیا فقالت: لا والله یا رسول الله، انی وجدت الله خیرا لی من أبوی ورأیت الآخرة خیرا لی من الدنیا"

ترجمہ : امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو دعوتِ اسلام دی۔ اس نے کہا کہ میں آپ پر ایمان نہیں لاتا یہاں تک کہ آپ میری بیٹی زندہ کریں۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ اس نے اپنی بیٹی کی قبر دکھائی، تو آقا عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے اس کا نام لے کر پکارا۔ اس لڑکی نے جواب دیا : لبیک وسعدیک (میں حاضر ہوں)۔ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا : کیا تُو پسند کرتی ہے کہ دنیا میں پھر آجائے؟ اس نے عرض کی : یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! اللہ کی قسم ! میں نے ربِ کریم کو والدین سے بہتر پایا اور اپنے لیے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا۔
(المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، جلد2، صفحہ 296، مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ)

(3) پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابیِ رسول، حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر مہمان بن کر تشریف لے گئے، تو حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے کھانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اسی دوران ان کے دو نوں بچے چھری لے کر چھت پر جا پہنچے۔ ان کے بڑے بیٹے نے یہ دیکھ کر کہ باپ نے بکری کے بچہ کو کیسے ذبح کیا ہے، اپنے چھوٹے بھائی کو لٹا کر گلے پر چُھری پھیر دی۔ ان کی والدہ محترمہ یہ منظر دیکھ کر اس کے پیچھے دوڑیں، تو وہ ڈر کر بھاگا اور چھت سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس صابرہ خاتون نے کسی قسم کا واویلا نہ کیا تاکہ رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہ ہو جائیں۔ دونوں بچوں کی لاشیں اندر لا کر کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ جب کھانا پیش کیا گیا، تو اسی وقت حضرت جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جابر اپنے بچوں کو بلائیں تاکہ وہ بھی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل کریں۔ جب نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بچوں کو بلانے کا فرمایا، تو انہیں حقیقت ظاہر کرنی پڑی اور دونوں بچوں کی لاشیں حضورِ انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں رکھ دیں۔ اللہ پاک کی طرف سے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کی ! اللہ پاک فرماتا ہے : آپ دعا کریں، ہم ان بچوں کو زندہ کر دیں گے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا فرمائی اور اللہ پاک کے حکم سے دونوں بچے فوراً زندہ ہو گئے۔

چنانچہ تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس میں ہے :

”عن جابر بن عبد الله انه دعا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم ذات يوم الى القرى فاجابه النبى صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم ففرح جابر فدخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فجلس و كان لجابر داجن فذبحه ليشويه و كان له ابنان فقال كبيرهما للصغير هلم اورك كيف ذبح ابى الحمل فاضجع الصغير وربط يديه ورجليه فذبحه وحز راسه وجاء به الى امه فلما رأته امه دهشت وبكت فخاف الصبى وهرب على السطح فتبعته امه فزاد خوفه فرمى نفسه من السطح فهلك فسكتت المراة وادخلت ابنيها البيت وغطتهما بمسح فى ناحية من البيت واشتغلت بطبخ الحمل و كانت تخفى الحزن وتظهر السرور ولم يعلم جابر ما وقع فلما تم الطبخ وقرب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم اتى جبريل وقال يا محمد ان الله يامرك ان تاكل مع اولاد جابر فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم ذلك لجابر فطلب جابر ابنيه فقالت امراته انهما ليسا بحاضرين فاخبر جابر بذلك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فقال ان الله يامرك باحضارهما فرجع جابر الى امراته واخبرها بذلك فعند ذلك بكت المراة و كشفت الغطاء عنهما فلما رآهما جابر تحير وبكى واخبر بذلك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فنزل جبريل وقال يا محمد ان الله يامرك ان تدعو لهما ويقول منك الدعاء ومنا الاجابة والاحياء فدعا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واله وسلم فحييا باذن الله تعالى“

ترجمہ: مفہوماً واقعہ بیان کیا جا چکا۔ (تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس، جلد 1، صفحہ 500، مطبوعہ دار صادر، بیروت)

اسی روایت کو شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بخاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1052ھ) نے بھی لکھا۔ (مدارج النبوۃ مترجم، جلد 1، صفحہ 260، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9635

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاولیٰ 1447ھ/20 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net